طرق الھدیٰ والارشاد

ترکِ موالات

از

شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہا مفتیٔ اعظم
حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی

فروغ اہل سنت کے لئے امام اہل سنت کا دس نکاتی پروگرام

﴿۱﴾ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

﴿۲﴾ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

﴿۳﴾ مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔

﴿۴﴾ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

﴿۵﴾ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریرا وتقریرا وعظا ومناظرۃ اشاعت دین ومذہب کریں۔

﴿۶﴾ حمایت مذہب ورد بدمذہباں میں مفید کتب ورسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔

﴿۷﴾ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

﴿۸﴾ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

﴿۹﴾ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

﴿۱۰﴾ آپکے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتا فوقتا ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت وبلاقیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ ''آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم ودینار سے چلے گا''
اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد ۱۲، ص ۱۳۳)

Raza Academy
26, Kambekar Street, Mumbai-3
Ph.: 022- 56342156

سلسلۂ اشاعت ۱۶۳

بموقع صدسالہ عرسِ مبارک

حضور سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی

طرق الهدیٰ والارشاد

ترک موالات

از

تاجدار اہل سنت امام الفقہاء مفتی اعظم شہزادۂ اعلیحضرت

حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری، نوری، قدس سرہٗ

ناشر

رضا اکیڈمی

۲۶ ر کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

سلسلۂ اشاعت

نام کتاب: طرق الهدیٰ والارشاد الیٰ احکام امارة والجهاد

مصنف: مفتی اعظم حضرت علامہ محمد مصطفےٰ رضا خاں نوری، بریلوی

تصحیح: مولانا مفتی سید شاہد علی حسنی رضوی، رامپوری

تحریک: مولانا الحاج محمد سعید نوری

حسب فرمائش: نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا عسجد رضا خاں صاحب

صفحات: ۲۴

سنہ اشاعت: صفر المظفر ۱۴۲۵ھ/ مارچ ۲۰۰۴ء

کمپوزنگ: مولوی محمد انور رضا بریلوی، عتیق احمد حشمتی پیلی بھیتی

ناشر: رضا اکیڈمی ۲۶/ کامبیکا اسٹریٹ، ممبئی ۳

باہتمام: مولانا محمد شہاب الدین رضوی

ملنے کے پتے

شاہ برکت اللہ اکیڈمی

رضا نگر، سوداگران، بریلی شریف فون نمبر 0581-2552278-2550087

نوری کتب خانہ۔ لال مسجد، رامپور شریف ۲۴۴۹۰۱ یوپی انڈیا۔

کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَّ مِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔(۱)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ جو فرض مندرجہ بالا آیت کی رو سے مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے اس زمانہ میں اس کی تعمیل کس طرح ہو سکتی ہے۔ اگر مسلمان اس پر عمل نہ کریں اور نہ ہی عمل کرنے کے لئے کوئی طریق کار سوچیں تو کیا وہ مسلمان رہ سکتے ہیں نیز یہ بھی فرمائیں کہ اس فرض کی اہمیت اسلام میں کس درجہ کی ہے۔

مکرمی معظمی جناب مولانا مولوی صاحب دام الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج شریف؟ فتویٰ ہٰذا جناب کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے اس پر غور کیجئے۔ اور قرآن مجید اور حدیث نبوی سے اس کا شان نزول دیکھئے اور لکھئے کہ آیا رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو کیا سمجھا اور اس پر کس طور سے عمل کیا اور اس سے کیا فوائد مرتب ہوئے۔ کیا اب یہ آیت منسوخ ہے یا ہمارے لئے بھی کوئی مفید سبق رکھتی ہے۔ اگر رکھتی ہے تو کیا علماؤں نے اس کی تبلیغ واضح طور پر کر دی ہے۔ اگر نہیں کی تو کیا اب کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ اگر اب بھی تیار نہیں تو کیا اس آیت کے

تحت میں آتے ہیں یا نہیں اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ (۲) اگر آتے ہیں تو کیوں اب بھی خدا کا خوف نہیں کرتے اور کیوں اپنی عاقبت کو تائب ہوکر سنوار نہیں لیتے۔ نیز یہ بھی عرض ہے کہ اس آیت پر عمل نہ کرنے سے اسلام کو کس قدر نقصان پہنچ چکا ہے اور اگر آئندہ بھی عمل نہیں کیا گیا تو کس قدر نقصان پہونچے گا خدا کے لئے میری اس یاددہانی سے فائدہ اٹھایئے اور خلقِ خدا کو راہ راست پر لایئے میں نے اپنا فرض ادا کردیا ہے اور اب آپ اپنا فرض ادا کیجئے۔ والسلام

لاہور حویلی پتھران والی موچی دروازہ مرسلہ خلیفہ شہاب الدین صاحب

(۲۱ محرم ۱۳۴۱ھ)

الجواب:۔

چند مقدمات استماع فرمایئے کہ وضوحِ حق بروجہ اتم واکمل ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ نورِ حق آفتاب نصف النہار سے زیادہ تاباں درخشاں ہوکر چشمہائے مخالفین کو خیرہ کردے اور معاندین کینگاہوں میں چکاچوند مچادے۔

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔ (۳)
اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنے پڑے برا مانیں کافر۔

(۱) ہم مسلمانوں کے آقا و مولیٰ ملجاو ماوٰی نبی کریم رؤف و رحیم رافع مناصب واعلام نافع اسقام دافع جملہ آلام شافع انام شارع اسلام علیہ

وعلیٰ سائر الانبیاء الکرام و صحبه العظام و اله الفخام افضل الصلوٰة و اکمل السلام تمام عالم کے لئے رحمت عام ہیں ﷺ۔ اسی لئے ان کی مقدس شریعت نہایت سمحہ سہلہ ہے والحمد للہ تعالیٰ وہ پاک ہے اس سے کہ کسی ایسی بات کا حکم دے جو فوق طاقت وقوت بشر اور انسانی وسعت سے باہر ہو، ان پر جس کتاب کریم یعنی قرآن عظیم نے نزول فرمایا یہ ارشاد فرماتا آیا:

لَایُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ (۴)
اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ (کنزالایمان)

اور یہ فرمان الٰہی سناتا آیا:

فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔ (۵)
تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہوسکے۔ (کنزالایمان)

یوہیں یہ ارشاد فرمایا: یوہیں یہ ارشاد فرمایا:

لَانُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ (۶)
تم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اسکی مقدور بھر۔ (کنزالایمان)

خود آپ نے جو فرمان نقل کیا اس میں بھی مَا اسْتَطَعْتُمْ ہے حدیث میں ہے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه و وان لم يستطع فبقلبه۔ (۷)

(۲) یوہیں یہ پاک شریعت اس سے منزہ ہے کہ بے فائدہ وعبث امر کا حکم فرمائے قال اللہ سبحنہ و تعالیٰ:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ۔ (۸)

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنائے۔ (کنزالایمان)

ھذا کلہ مافادہ امامنامجدد المائۃ الحاضرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) اپنی عزت وجان ومال خصوصا جان کی حفاظت تو اہم فرائض سے ہے یہاں تک کہ اعظم فرائض نماز سے بھی اہم تر ہے کہ نماز اور سب فرائض فرع ہیں اور وجود اصل۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ (۹)

اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت میں نہ پڑو۔ (کنزالایمان)

(۴) فتنۂ وفساد سخت شنیع وقبیح ومنہی عنہ ہے قل عز مِنْ قائلٍ:

لَاتُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ۔ (۱۰)

زمین میں فساد نہ کرو۔ (کنزالایمان)

(۵) ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے جو کام کل کا ہے آج نہ ہوگا یا جو کل ہوسکتا تھا وہ آج نہیں ہوسکتا کہ پہلے کو وقت آیا نہیں اور دوسرے کا وقت گذر گیا۔ یوہیں ہر بات کہنے کا ایک موقع اور محل ہوتا ہے بے موقع بے محل بات کہنا لوگوں کو ہنسنے کا موقع دینا ہے ایسی بات لغو بے ہودہ اور بے اثر بادر ہوا ہوتی ہے۔ ع

ہر سخنے موقع وہر نکتہ مقامے دارد

جب یہ مقدماتِ خمسہ مُمہّد ہولئے اب اصل مقصود کی جانب موڑیئے۔

فاقول و علی اللہ اعول۔ ان مقدمات سے ظاہر ہوا کہ جو حکم انسانی قوت و طاقتِ بشری وسعت واستطاعت سے باہر ہو۔ وہ ہرگز حکم شریعت مطہرہ نہیں جس حکم میں کوئی فائدہ نہ ہو، عبث ولغو ہو وہ ہرگز ہماری پاک شرع، حکم نہیں جس میں بے فائدہ اتلاف جان واہلاکِ نفس ہو وہ اس شرع مبین کا حکم نہیں۔ یوہیں جس حکم سے سوتے فتنے جاگیں فساد برپا ہوں وہ کبھی مقدس اسلام کا حکم نہیں ہوسکتا۔ اب یہ خود دیکھ لو کہ یہاں اس وقت حکمِ جہاد میں تکلیف مالایطاق ہے یا نہیں اس میں کوئی فائدہ ہے یا سراسر مضرت جانوں کی بے وجہ ہلاکت ہے یا حفاظت فتنۂ وفساد کی اثارت ہے یار ماتت اس میں مسلمانوں کو عزت ہے یا ذلت۔ یہ حکم قبل از وقت ہے یا خاص وقت پر۔ ان امور پر غور کر لینے کے بعد مسئلہ بالکل صاف ہو جائے گا۔ اصلاً خفا نہ رہے گا۔ کیا نہتوں کو ان سے جو تمام ہتھیاروں سے لیس ہوں لڑنے کا حکم دینا سختی نہیں اور تکلیف فوق الوسعت نہیں کیا ایسوں کو جو ہتھیار چلانا بڑی بات ہے اٹھانا نہیں جانتے جن کے وہم میں بھی کبھی نہیں گذرا کہ بندوق کس طرح اٹھاتے تلوار کیونکر تھامتے مارتے طپنچہ کیسے چلاتے ہیں جنھوں نے کبھی جنگ کے ہمگامے لڑائی کے معرکے خواب میں نہ دیکھے۔ انھیں توپوں کے سامنے کردینا

کچھ زیادتی نہیں کیا ایسوں سے میدان کرانا اور ان کی جانیں مفت گنوانا عبث نہیں کیا یہ فتنہ وفساد نہیں کہ مسلمانوں کی عزیز اور قیمتی جانیں مفت ضائع ہوں اس سے بڑھ کر اور فتنہ اور اس سے زائد فساد فی الارض کیا ہوگا ایک مسلمان ایک کعبہ نہیں ہزار ہوں ان سے زیادہ افضل و بہتر ہے۔

دل بدست آور کہ حج اکبرست   از ہزاراں کعبہ یک دل بہترست

غنیۃ المستملی میں ہے علامہ ابراہیم حلبی فرماتے ہیں:

حرمۃ المسلم الواحد ارجح من حرمۃ القبلۃ۔ تو ایک جان مسلم کا اتلاف کعبہ ڈھانے سے بدتر ہے بلکہ ساری دنیا کا زوال اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان کے ناحق قتل سے کہیں ہلکا ہے۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں:

لَزَوَالُ الدُّنیَا اَھوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِن قَتلِ رَجُلٍ مُسلِمٍ۔

رواہ الترمذی والنسائی عن ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (۱۱)

ایسی حالت میں جہاد جہاد کی رٹ لگانا غیر قوموں کو اپنے اوپر ہنسانا اور ان سے یہ طعن اٹھانا ہے۔

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

اور جب کہ وہ ان شنائع قبائح پر مشتمل ہے حرام حرام حرام ہے وہ ہرگز حکمِ شرع نہیں شریعت پر افتراء وزیادت ہے جو آج اسے حکمِ الٰہی و امر حضرت رسالت پناہی ٹھہرا رہے ہیں مسلمانوں کے سخت دشمن وہ اللہ و رسول پر افترا کرتے بہتان باندھتے ہیں اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِینَ یَفتَرُونَ عَلَی اللّٰہِ الکَذِبَ لَا یُفلِحُونَ۔ (۱۲)	بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ:

اِنَّمَا یَفتَرِی الکَذِبَ الَّذِینَ لَا یُؤمِنُونَ۔ (۱۳)	جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے (کنز الایمان)

اور ارشاد فرماتا ہے عزوعلا:

وَیلَکُم لَا تَفتَرُوا عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا فَیُسحِتَکُم بِعَذَابٍ وَقَد خَابَ مَنِ افتَرٰی۔ (۱۴)	تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے اور بیشک نہ مراد رہا جس نے جھوٹ باندھا۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے جل جلالہٗ وعم نوالہٗ:

لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الکٰذِبِینَ۔ (۱۵)	اللہ کی لعنت ہے جھوٹوں پر۔ (کنز الایمان)

یہاں کے نہتے بے سر دھرے جنگ سے ناواقف مسلمان ان پر تو

ان پر خود سلطان اسلام جس کے پاس سامان حرب بھی ہو اور باقاعدہ فوج بھی وہ اگر یہ سمجھے کہ کفار زائد ہیں یہ فوج وسامان انھیں کافی نہ ہوگا تو ایسی حالت میں اسے ان سے پہل ناجائز ہے کتب میں یہ مسئلہ مصرحہ ہے مثلاً ردالمحتار میں فرمایا:

هذا اذا غلب علیٰ ظنه انه یکافئهم و الافلایباح قتالهم۔(۱۶)

خود اس گاندھی امت کے لیڈر اعظم مولوی عبدالباری کو مسلم ہے کہ یہ وقت وقتِ جہاد نہیں اور یہ وہ نامفید اور بے ضرورت اہلاکِ نفس ہے۔ وہ اپنے رسالہ ہجرت میں کہتے ہیں:

میں کشت وخون کو خصوصاً مجتمع حملہ کی صورت میں جیسا کہ لشکر کرتا ہے غیر مفید سمجھتا ہوں کیونکہ اس کے اسباب مجتمع نہیں۔

اسی رسالہ میں لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ اہلاکِ نفس بلاضرورت جائز نہیں قانون جن امور کو روکتا ہے ان کو نہ کرنے میں ہمیں عذر ہے۔

جہاد تین قسم ہے یہ حکم حرمت اس وقت یہاں سنانی سے خاص ہے جسے آج لیڈران فرض ٹھہرا رہے ہیں رہے لسانی وجنانی وہ بفضلہ تعالیٰ علمائے سنت وتمام اہل سنت نے کئے کر رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔

لیڈران الٹے چلے کہ جو حرام تھا اسے فرض بتایا اور جو فرض تھا اسے اپنے چہیتے اپنے پیارے ہندوؤں کے ساتھ حرام کیا۔

اصل یہ ہے کہ وہ گاندھی کو اپنا امام وپیشوا ہادی وراہنما جانتے بلکہ نبی بالقوہ بلکہ نبی بالفعل مانتے کہ اسے مذکر مبعوث من اللہ کہتے اور اس پر ساری عمر قرآن وحدیث قربان ونثار کرتے ہیں صاف صاف لکھتے ہیں:

خدا نے ان کو (گاندھی) کو مذکر بنا کر بھیجا ہے ان کو (گاندھی) کو اپنا راہنما بنالیا ہے جو وہ کہتے ہیں وہی مانتا ہوں۔ میرا حال تو سردست اس شعر کے موافق ہے ؎

عمریکہ بآیات واحادیث گزشت
رفتی ونثار بت پرستی کردی

لہذا گاندھی کے اقوال واحکام پر سر منڈاتے اور احکام اسلام کو پس پشت ڈالتے ہیں اس کے مخالف اسلام اقوال کو قرآن وحدیث کا جامہ پہناتے ہیں۔ جو کچھ وہ کہتا ہے یہ کہتے ہیں جو وہ کرتا ہے یہ کرتے ہیں غرض اتباع ہوا پہ مرتے ہیں۔ ورنہ کیا آج سے قبل قرآن عظیم میں آیاتِ جہاد و ترک موالات نہ تھیں۔ کیا وہ دن بھولے جاسکتے ہیں جب کہ قرآن عظیم سے یہی آج بڑے لمبے چوڑے دعوے ترک موالات از نصاریٰ کرنے والے نیا چرہ و دیوبندی جو آج اس میں بہت پیش پیش ہیں نصاریٰ کے بندہ وبندی بنے ہوئے تھے ان کی اطاعت فرض ٹھہرائے تھے انھیں اُلـــــــی

الاُمرِ منکُم (۱۷) میں شمار کراتے تھے ان سے سرتابی کو حرام اور ان پر چڑھائی کو بغاوت وفساد فرماتے تھے مسلمانوں پر باغی، مجرم، مفسد، خطاوار، ہونے کا حکم لگاتے تھے۔ آج یہ نصاریٰ ظالم ہیں کل تک یہی رحم دل نیک دل مہربان تھے آج ان کی کچہریوں میں ظلم ہوتا ہے کل تک عدل وانصاف ہوتا تھا آج ان میں مقدمات لے جانا حرام ہوئے آج یہ سوجھا ہے کہ وہاں خلاف شرع فیصلے ہوتے ہیں کل تک یہی کچہریاں عدالتیں تھیں۔ بلکہ عدالتیں تو آج تک کہا جاتا ہے۔ مگر یہ اجتماع نقیضین عجیب ہے۔

اس وقت ہمارے پیش نظر وہابیہ دیابنہ کی کتاب تذکرۃ الرشید ہے جو ان کے ایک امام مزعوم سوانح ہے اس میں غدر ۵۷ء کے واقعات سے اپنے اس امام مزعوم رشید احمد گنگوہی کی واقعہ گرفتاری و رہائی کا تذکرہ کیا ہے اسی میں ان نصاریٰ کو جو آج بحکم گاندھی کافر ہوئے جن سے آج باتباعِ گاندھی موالات حرام وکفر ہے موالات تو موالات مجرد معاملت بھی ناجائز ہے۔ جو باوجود اس اعتراف کے کہ اس زمانہ ۵۷ء میں ہزار ہابندگان خدا نکردہ گناہ پھانسی چڑھائے گئے (تذکرۃ الرشید صفحہ ۷۳) ظالم نہ تھے آج بقول گاندھی ظالم ٹھہرے وہ بھی جب جب کہ جلیان والے باغ کا واقعہ پیش آیا۔ ورنہ کانپور کی مسجد پر مسلمانوں کے سینے چھلنی ہوئے دہلی میں کیا کیا کشت وخون نہ ہوئے کل تک وہ مالک تھے یہ مملوک تھے وہ سردار سے یہ غلام تھے وہ مخدوم تھے یہ خادم تھے یہ بندے تھے وہ سرکار تھے وہ پیارے تھے یہ

ان کے جاں نثار تھے۔ کہ انھیں افسر وسرکار مالک کے معزز القاب رحم دل نیک دل مہربان کے خطاب تھے۔ اور ان کے مقابل مسلمان باغی مفسد مجرم خطاوار تھے۔ انھیں نصاریٰ پر اپنے امام مزعوم کی جاں نثاری کو بڑے فخر ومباہات کے ساتھ بیان پر کہا:

> آپ کو ان مفسدوں سے مقابلہ بھی کرنا پڑا جو غول کے غول پھرتے تھے حفاظت جان کے لئے البتہ پاس تلوار رکھتے تھے اور گولیوں کی بوچھار میں بہادر شیر کی طرح نکلے چلے آتے تھے ایک مرتبہ ایسا ابھی اتفاق ہوا کہ (گنگوہی) اپنے رفیق جانی قاسم نانوتوی اور طبیب روحانی حاجی صاحب ونیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہوگیا یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جاں نثاری کے لئے تیار ہوگیا۔ اللہ رے شجاعت وجوانمردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھ میں تلواریں لئے جمِ غفیر بندوقچیوں کے سامنے ایسے جمے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لئے ہیں چنانچہ

آپ پر فیریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن زیر ناف
گولی کھا کر شہید بھی ہوئے۔

اللہ اللہ۔ یابایں شورہ شوری یابایں بے نمکی۔ کہ نرمی معاملت سے آدمی کافر ہوجائے۔ یا کم از کم حرام کار ٹھہرے۔ لطف یہ کہ وہی انگریز ہیں وہی ان کا مذہب وہی ان کی گفتار وہی کردار اور اس سے بڑھ کر نادان اور احمق کون جو واقعہ فاجعہ کانپور پیش نظر ہوتے ہوئے آنکھیں بند کر کے یہ کہہ دے کہ اب مسلمانوں کی محبت نے انھیں انگریزوں کے ساتھ طرز عمل بدلنے پر مجبور کر دیا جب ترکوں پر مظالم دیکھے رہا نہ گیا۔ اپنے بھائیوں کے لئے اپنے سرکاروں سرداروں مالکوں سے منہ موڑ لیا اپنے پیاروں سے وہ رشتۂ جاں نثاری توڑ لیا۔ اگر کوئی بدعقل ایسا کہے تو اس کا جواب اس سے بہتر اور کیا ہوسکتا ہے جو حدیث میں ارشاد ہو کہ:

حُبُّكَ الشَّیئَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ۔ (۱۸)

کیا کانپور اور دہلی کے مسلمان مسلمان نہ تھے کیا ان پر ظلم نہ ہوئے کیا وہ مسلمان نہ تھے جو غدر مین شریک تھے جن سے انگریزوں کی جانب سے یہ لڑے یا مسلمان تو تھے مگر اس ہمدردی کے قابل نہ تھے یہ ہمدردی ترکوں ہی کے لئے خاص ہے دوسرا اس میں ان کا شریک نہیں ہوسکتا اگر ہے تو وجہ فرق کیا ہے کہ ترکوں پر جو ظلم کرے وہ ایسی سزا کا مستحق ہو اور ساری دنیا کے مسلمانوں پر شوق سے ظلم کرے ان کی بلا جانے یہ ٹس سے مس نہ ہوں وہ

فقرات صفحہ وار درج ذیل ہیں جن میں نصاریٰ کی وہ تعریفیں مدحیں منقبتیں اور مسلمانوں کی وہ کچھ توہینیں تنقیصیں تذلیلیں ہیں۔

اپنی سرکار سے باغی صفحہ ۷۳۔ سرکاری خیر خواہ صفحہ ۷۴/تھانہ بھون سرکاری فوج سے گھیر لیا گیا حاشیہ صفحہ ۷۴۔ اپنی سرکار کے مخالف صفحہ ۷۵/سرکار پر جاں نثاری صفحہ ۷۵۔ سرکاری خیر خواہ ۷۶/ملازمان سرکاری صفحہ ۷۶۔ سرکار کے نزدیک باوجاہت صفحہ ۷۷۔ سرکاری بغاوت صفحہ ۷۹۔ ۷۷/سرکاری خطاوار صفحہ ۷۹۔ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار کے دلی خیر خواہ تھے تازیست خیر خواہ ہی ثابت رہے صفحہ ۷۹۔ آپ (رشید احمد) سمجھتے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا کیا ہوگا اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے سو کرے۔ ملازمان سرکاری صفحہ ۱۹۳۔ رحم دل گورنمنٹ صفحہ ۷۳۔ ایضاً صفحہ ۷۶۔ نیک دل عیسائی صفحہ ۲۳۶۔ الزام بغاوت صفحہ ۷۳، ۵۷ء وہ سال تھا جس میں (گنگوہی) پر اپنی سرکار سے باغی ہونے کا الزام لگایا گیا صفحہ ۷۳۔ بغاوت کا علم قائم کیا فوجیں باغی ہوئیں صفحہ ۷۳۔ پنکھی صاحب انگریز سے جو باغیوں کی سرکوبی کے لئے حکم موت کا مجاز بن کر ضلع سہارن پور میں متعین کیا گیا مخبری کی حاشیہ صفحہ ۷۳۔ گورنمنٹ نے باغیوں کی بغاوت کے باعث اپنا امن اٹھا لیا صفحہ ۷۴۔ مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے والا نہ تھا صفحہ ۷۵۔ جب بغاوت وفساد کا قصہ فرو ہوا صفحہ ۷۶۔ باغیوں کی سرکوبی

شروع کی صفحہ ۷۶۔ نہ ایسی اندھی جنگ بغاوت کبھی دیکھی یا سنی صفحہ ۷۶۔ باغی کی اعانت سرکاری بغاوت صفحہ ۷۷۔ ان کو باغی و مفسد اور مجرم و سرکاری خطاوار ٹھہرا رکھا تھا صفحہ ۷۹/ مفسدوں میں شریک صفحہ ۷۳/ علَمِ فساد کھلم کھلا بلند کیا صفحہ ۷۳۔ مفسدوں میں شریک ہونے کی راہ چلائی صفحہ ۷۴/ مفسدوں سے مقابلہ صفحہ ۷۴/ جب مفسدوں کی معرکہ آرائی سے پیچھا چھٹا صفحہ ۷۶/ بزدل مفسدوں کو صفحہ ۷۶/ یہ نفس کش حضرات فسادوں سے کوسوں دور تھے صفحہ ۷۶۔ جماعت مفسدین صفحہ ۷۹/ ہمارا کام فساد کا نہیں یہ ہم مفسدوں کے ساتھی صفحہ ۸۵۔ کچہری عالیشان کمرے اور عدالت کے وسیع مکانات صفحہ ۷۶/ عدالت سے حکم ہوا صفحہ ۷۴/ جس وقت حاکم کا حکم عدالت۔ یہ ہے ان کی اتباع ہوا و ہوس کی تصویر کا دوسرا رخ۔

اب کمیٹی مسمّٰی بہا جمعیۃ العلماء اور ہر خلافت کمیٹی سے

ضروری سوال ہے

ایسے لوگ جنھوں نے اس گورنمنٹ کو جس کی نسبت آپ ہی حضرات کا یہ فتویٰ ہے کہ جو اس سے موالات بلکہ معاملات کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور دین ڈھائے گا اور وہ خود لائق نان کو آپریشن و ترک موالات ہو جائے گا رحم دل نیک دل مالک سرکار وغیرہ کہیں ان کی دلی

خیر خواہی کا دم بھریں ان پر جاں نثاری کو تیار ہوں تیار ہی نہیں بلکہ کر گذریں ان کی جانب سے مسلمانوں سے لڑیں اور اسے فخریہ خوشی خوشی بیان کریں ان کی کچہریوں کو عدالت کہیں (جن کی نسبت آپ آج فرماتے ہیں کہ ان میں سراسر ظلم ہوتا ہے۔ جنھوں نے ان کے وہ اکرام و عزتیں کیں اور مسلمانوں کو دشنام و ذلتیں دیں کیسے ہیں۔ کیا ہیں۔ جھوٹے دروغ باف کذاب مستحق لعنت و عذاب فاسق فاجر خوشامدی ظالم موذی کفار کچھ ہیں یا کچھ نہیں۔ سچے پکے مسلمان ہیں اس لئے کہ جمعیۃ العلماء یا خلافت کمیٹیوں کے ارکان ہیں۔ آپ لوگوں کے نزدیک۔ ایسے ظلمہ کو بلکہ کسی کافر کو جس سے ایسے ظلم بھی نہ صادر ہوئے ہوں سرکار و مالک وغیرہ کہنا جائز ہے یا ناجائز۔

اس حدیث کا کیا مطلب ہے:

لا تقولوا للمنافق سيدا فانه ان لم يك سيدا فقد اسخطتم ربكم۔ (۱۹)

نیز حدیث:

اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتزلذلك العرش۔ (۲۰) کے کیا معنی ہیں ان دونوں حدیثوں سے ان کا کیا حکم ہوگا۔ جنھوں نے فاسق و منافق نہیں کھلے کافروں کی تعریفوں کے وہ پل باندھے۔

کافر کو نیک دل کہنا کیسا ہے۔ ان پر جان نثار کرنے والے کا کیا حکم ہے۔ کافروں کی طرف سے مسلمانوں سے لڑنا کیا حکم رکھتا ہے۔

کافروں کے جانب دار گروہ سے اگر کوئی قتل ہو کیا شہید ہو گا جو اسے شہید کہے اس کا کیا حکم ہے۔ بغاوت کے کیا معنی ہیں۔ باغی کا کیا حکم ہے کیا غدر کے مسلمان باغی تھے بلاوجہ شرعی مسلمانوں کی توہین وتنقیص کرنے والوں کا کیا حکم ہے مسلمانوں کو ناحق ایذا دیں اور ایذا دینے والے کی بابت حکم شرعی کیا ہے کافروں کی کچہریوں بلکہ مسلمانوں کی کچہریوں کو جن میں خلاف شرع فیصلے ہوتے ہیں انھیں عدالت کہنا کیسا ہے اور قائل کا کیا حکم ہے؟ ان باقرار خود مملکین نصاریٰ جاں نثارانِ گورنمنٹ دلی خیر خواہانِ انگریزان مقاتلین ومحاربین با مسلمانان منقصین وموہنین مومنان سے جو میل جول رکھے اس کی نسبت حکم شرعی کیا ہے۔ خصوصاً وہ لوگ جو ان کی ایک ایک وقت کی دعوت میں پانچ پانچ سو اڑائیں وہ بھی اپنے نہیں بلکہ غریب مسلمانوں نے جو روپیہ نہایت عرق ریزی سے سخت جانکاہی سے کمایا اور اپنے مظلوم ترک بھائیوں کی امداد کے لئے دیا اس پر اس بے دردی سے چکی چلائیں ان کا شاندار استقبال کریں کرائیں غرض کوئی دقیقہ ان کے اعزاز واکرام کا اٹھا نہ رکھیں انھیں صدر جلسہ صدر جمعیت کریں بلکہ بعض کو شیخ الہند بنائیں۔ کای آج سے پہلے انگریز انگریز نہ تھے یا وہ مسلمان جو غدر میں پھانسیاں دیئے گئے دریائے شور بھیجے گئے سخت سزا یاب ہوئے جو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیئے گئے وہ مسلمان نہ تھے۔ یا جب تک (معاذ اللہ) قرآن عظیم میں ترکِ موالات وجہاد کے

احکام نہ تھے آج گاندھی نے جسے آپ لوگ مُذَکِّر مبعوث من اللہ مانتے ہیں بتائے ہیں۔ بینوا بیانا شافیا۔

مسلمانو! جمعیت وکمیٹی لوگ جو کچھ جواب دیں مگر تم جانتے ہو کہ انگریز جب بھی انگریز ہی تھے مسلمان نہ تھے اور غدر کے مسلمان بھی ضرور مسلمان تھے اور قرآن عظیم مین یہ احکام بھی بلاریب تھے۔ اور یہ لوگ گاندھی کے بتائے سے پہلے بھی قرآن پڑھتے اور ان احکام الٰہیہ کا علم رکھتے تھے تو پھر ظاہر کہ بات وہی ہے جو ہم نے بیان کی کہ یہ لوگ پابند ہوا وہوس ہیں جب انگریزی سلطنت میں اپنا رسوخ بڑھانا اعتبار جمانا تھا لہذا رنگ وہ تھا اب ہوس سوراج اور آزادی خودمختاری کے نشہ اور سلطنت کرنے کی خواہش کی ترنگ میں رنگ یہ ہے کہ گاندھی کے بندے ہیں جو وہ کہتا ہے وہی مانتے ہیں عمر قرآن وحدیث تک اس پر نثار کرتے ہیں۔ غرض خدا کے بندے نہ جب تھے نہ اب ہیں۔ قرآن اوامر اسلامی احکام نہ جب مانتے تھے نہ اب عوام کو بہکانے اور جاہلوں کو پھسلانے کے لئے نام قرآن وحدیث کرتے ہیں پہلے انگریزوں کے جاں نثار تھے اب گاندھی پر مرتے ہیں۔ اس وقت یہ حکم جہاد بھی اسی دشمن اسلام و مسلمین گاندھی بد دین کا حکم ہے۔ جیسے پہلے ہجرت سے نقصان پہونچائے مسلمانوں کے خانماں برباد کرائے ان کی بیش بہا جائدادیں اور اموال کوڑیوں میں بکوائے سب کے کوڑے کرائے غریب مسلمانوں

میں اتنا روپیہ کہاں تھا یوں اپنے ہندو بھائیوں کو دلوائے۔

یوہیں یہ مسئلہ جہاد نکال کر اس نے چاہا کہ مسلمانوں کو جن کی روح بالکل فنا ہو چکی ہے کچھ یوہیں سی رمق باقی ہے یہ بھی کیوں رہ جائے بالکل تباہ کرائے۔ اگرچہ بظاہر گاندھی کی پالیسی یہ نہ ہو اور وہ اخباروں میں یہ شائع کرتا ہو کہ میرا مذہب کشت وخون کو روا نہیں رکھتا مگر ادنیٰ تأمل سے یہ نکتہ حل ہوسکتا ہے غور فرمائیے جو لوگ بے حکمِ گاندھی نوالہ نہ توڑیں وہ بغیر اس کے مشورہ کے ایسے امرِ عظیم کا نام کیوں کر لیتے معلوم ہوا کہ ضرور اس نے ان کو یہ حکم دیا کہ تم جہاد جہاد پکارو اور اس سے انگریزوں کو مرعوب کر لو اور میں دوسری پالیسی سے کام نکالوں گا عقل ہوتی تو اس معمے کو سمجھتے مگر عقل تو گاندھی نے لے لی سمجھے کون۔

مسلمانو! تم نے دیکھا یہ ہے تمہارے رب کریم کے ارشاد:

یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا۔ (۲۱)

اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ (کنزالایمان)

کی کھلی تصدیق اور ابھی کیا ہے اگر تم اب بھی ہوش میں نہ آئے تو دیکھو گے اور اپنے کئے کا مزا چکھو گے۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

کاش تم اب بھی سنبھلو اور ان گندم نما جو فروشوں سے بھاگو۔ ان کی تو دلی خواہش ہے کہ تم مشقت میں پڑو:

قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ وَمَا تُخۡفِىۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ قَدۡ بَيَّنَّا لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ۔ (۲۲)

بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (کنزالایمان)

آپ کے سوالات کے اصل مقصد کا جواب تو بحمد اللہ تعالیٰ یہ ہو لیا مگر اب دوسرے طور پر ہر ہر سوال کا جواب علیحدہ علیحدہ سنیے ـــ اللہ عزوجل اپنی کتاب کریم قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الۡکُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِیۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَیۡھِمۡ۔ (۲۳)

اور ارشاد فرماتا ہے عز جلالہٗ:

قَاتِلُوا الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ۔ (۲۴)

اور ارشاد ہوتا ہے:

فَاقۡتُلُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ حَیۡثُ وَجَدۡتُّمُوۡھُمۡ۔ (۲۵)

اور فرماتا ہے عم نوالہٗ:

فَقَاتِلُوۡا اَئِمَّةَ الۡکُفۡرِ فَاِنَّھُمۡ لَا اِیۡمَانَ لَھُمۡ۔ (۲۶)

جو فرض ان آیاتِ کریمہ مندرجہ بالا سے مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے اس زمانہ میں اس کی تعمیل کس طرح ہو سکتی ہے (آپ اگر علم رکھتے

ہوں تو آپ ورنہ خود گاندھی امت کے علما ولیاڈر سے دریافت فرما کر مطلع کیجئے) اگر مسلمان ان پر عمل نہ کریں اور نہ ہی عمل کرنے کے طریق کار سوچیں تو کیا وہ مسلمان رہ سکتے ہیں (ترک فرض پر مسلمان نہ رہنے کا سوال عجیب ہے) نیز یہ بھی فرمائیں کہ اس فرض کی اہمیت اسلام میں کس درجہ کی ہے فتوی (استفتا) ہذا جناب کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے اس پر غور کیجئے (اور اگر خود علم نہ رکھتے ہوں تو انھیں لیاڈر گاندھوی ملت کو دید یجئے کہ وہ غور کریں اور قرآن وحدیث نبوی سے اس کا شان نزول دیکھئے (یاوہ دیکھیں مگر قرآن عظیم سے شان نزول دیکھنا ہے عجیب) اور دیکھئے کہ آیا رسول اللہ صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا کیجئے علمانے صلعم یا صرف ص لکھنے کو تنقیصِ شانِ رسالت اور لکھنے والے پر حکم کفر فرمایا ہے) نے ان آیات کو کیا سمجھا اور ان پر کس طور سے عمل کیا ہے اور اس سے کیا فوائد مرتب ہوئے کیا اب یہ آیات منسوخ ہیں (یا اب مشرک نہ رہے مسلمان ہو گئے کیا گاندھی اور لاجپت رائے اور مدن موہن مالوی وغیرہ ائمۂ کافر نہیں) یا ہمارے لئے بھی کوئی مفید سبق رکھتے ہیں اگر رکھتے ہیں تو کیا علماؤں (علما) نے ان کی تبلیغ واضح طور پر فرمادی ہے اگر نہیں کی تو کیا اب کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں اگر اب بھی تیار نہیں تو کیا اس آیت کے تحت میں آتے ہیں یا نہیں۔

اِنَّ الَّذِینَ یَکْتُمُونَ مَااَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنَاتِ (الْبَیِّنٰتِ)۔ (۲۷)

یوں لکھئے ن اور ت کے درمیان میں الف نہیں وَالْھُدٰی.......وان (وانا یہاں کا الف بینت میں لکھ دیا برابر ہوگئے التواب الرحیم اگر آتے ہیں تو کیوں اب بھی خدا کا خوف نہیں کرتے اور کیوں اپنی عاقبت کو تائب ہو کر سنوار نہیں لیتے نیز یہ بھی عرض ہے کہ اس پر بھی غور کیجئے (یا لیاڈر غور کریں) کہ ان آیات پر عمل نہ کرنے سے اسلام کو کس قدر نقصان پہونچ چکا ہے اور اگر آئندہ بھی عمل نہیں کیا گیا تو کس قدر نقصان پہونچے گا خدا کے لئے ہماری اس یاددہانی سے فائدہ اٹھایئے اور خلق خدا کو راہ راست پر لایئے ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اور اب آپ (یا وہ لیاڈر) اپنا فرض ادا کریں۔ جو جواب آپ یا وہ لیاڈر دیں اپنے ان سوالات کا ادھر سے بھی وہی جواب سمجھ لیں۔

مہربانا! بات وہی ہے کہ ہر فرض بقدر قدرت وبشرط استطاعت ہے آیہ مذکورہ سوال میں خود یہ شرط موجود تھی غور فرماتے حاجت سوال نہ ہوتی۔ اگر آپ میں قوت واستطاعت ہے بسم اللہ فرمایئے آپ کو کس نے روکا ہے۔ کرم فرمایا یہ عرض محض بنظر خیر خواہی اسلام و مسلمین اور ابتغاء لمرضات رب العالمین وحبیبہ رحمۃ للعالمین ہے نہ معاذ اللہ برائے رضائے کافرین یا بخوف فاجرین اور مخالفین ومعاندین کے افتراؤں بہتانوں کے جواب کو قرآنی ارشاد:

فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔ (۲۸)

واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔

حررہ الفقیر مصطفےٰ رضا القادری النوری البریلوی

عفی عنہ المولی القوی بجاہ حبیبہ محمد ن المصطفےٰ النبی الامی

حوالہ جات

(۱) پ۱۰/سورۂ انفال، ع ۸۔ ۲ پ/ع ۳۔ (۲) پ۲۸/سورۂ الصّف آیت ۸۔ (۳) پ۳/سورۂ بقر آیت ۲۸۶۔ (۴) پ۲۸/سورۂ تغابن آیت ۱۶۔ (۵) پ۸/سورۂ انعام آیت ۱۵۲۔ (۶) مشکوٰۃ المصابیح، باب الامر بالمعروف، الفصل الاول ۲/۴۳۶۔ کتب خانہ رشیدیہ دہلی۔ (۷) پ۱۷/سورۂ انبیاء، آیت ۱۶۔ (۸) پ۲/سورۂ بقر۔ آیت ۱۹۵۔ (۹) پ۱/سورۂ بقر۔ آیت ۱۱۔ (۱۰) جامع الترمذی ۔۱/ ۲۵۹۔ (۱۱) غنیّۃ ۔/۳۳۰۔ (۱۲) غنیّۃ/۳۳۰۔ (۱۳) پ۱۴/سورۂ نحل۔ آیت ۱۱۶۔ (۱۴) پ۱۴/سورۂ نحل۔ آیت ۱۰۵۔ (۱۵) پ۱۶/سورۂ طٰہٰ۔ آیت ۶۱۔ (۱۶) پ۳/سورۂ آل عمران آیت ۶۱۔ (۱۷) رد المختار۔ (۱۸) پ۵/ سورۂ نساء، آیت۔ (۱۹) ابوداؤد ۔ ۲/۲۹۹۔ (۲۰) بیہقی۔ مشکوٰۃ۔ / ۴۱۴۔ (۲۱) پ /آل عمران ۔آیت ۱۱۸۔ (۲۲) توبہ آیت ۷۳۔ (۲۳) پ۲۸/سورۂ تحریم۔ آیت ۹۔ (۲۴) ایضاً۔ آیت ۵۔ (۲۵) ایضاً۔ آیت ۱۲۔ (۲۶) سورۂ بقرہ آیت ۱۵۹۔۔ (۲۷) توبہ آیت ۷۳۔ (۲۸)، سورۂ آل عمران۔ آیت ۷۳۔